



سوال

(475) بطور ضمانت رقم وصول کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ڈیرے پر نامعلوم افراد نے فائرنگ کی، ہمیں جن لوگوں پر شبہ تھا، سراخ رسانی کے کتوں کے ذریعے ان پر الزام صحیح ثابت ہوا۔ جبکہ انہوں نے صحت جرم سے انکار کر دیا۔ برادری کے کچھ آدمی ان کی صفائی دینے کے لئے تیار ہوئے۔ ہم نے ان سے دس آدمیوں کا انتخاب کیا اور دو لاکھ روپیہ بطور ضمانت رکھ لیا کہ اگر ان میں سے ایک آدمی بھی منحرف ہو تو ضمانت کو ضبط کر لیا جائے گا۔ اس معاملہ کی شرعی حیثیت کے متعلق وضاحت کریں تاکہ ہم کسی نتیجے پر پہنچ سکیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کسی مسلمان کو بلاوجہ مورد الزام نہیں ٹھہرایا جاسکتا، اگر کسی پر شک و شبہ ہو تو اسے ثابت کرنے کے لئے شریعت نے دو چیزوں کا اعتبار کیا ہے۔ ایک یہ کہ ملزم خود اقرار جرم کرے، یا اس کے جرم کو ثابت کرنے کے لئے دو گواہ پیش کئے جائیں۔ اگر ملزم کی طرف سے اقرار جرم نہ ہو اور نہ ہی اس کے خلاف دو گواہ پیش کئے جاسکیں تو ملزم قسم اٹھا کر اپنے الزام سے بری ہو سکتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مدعی پر دلیل پیش کرنا لازم ہے اور قسم وہ اٹھائے گا جس نے انکار کیا۔“ [بیہقی، ص: ۲۵۲، ج: ۱۰]

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جھگڑا لے کر گئے۔ آپ نے فرمایا: ”تجھے ثبوت جرم کے لئے دو گواہ پیش کرنا ہوں گے یا پھر مدعا علیہ سے قسم لی جائے گی۔“ [صحیح بخاری، الشهادات: ۲۶۶۹]

صورت مسئلہ میں مدعیان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس بات پر گواہ پیش کریں کہ واقعی فلاں لوگوں نے فائرنگ کی ہے۔ آدمی کے سراخ رسانی کے کتوں کے ذریعے جرم ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ انہیں صرف گواہی کی تائید میں پیش کیا جاسکتا ہے، کیونکہ ان کتوں کے سونگھنے کی قوت اگرچہ بہت تیز ہوتی ہے، تاہم بعض اوقات ان سے خطا ممکن ہے۔ ایسے واقعات بھی ہمارے سامنے ہیں کہ سراخ رسانی کے کتے تک بانپ کر ایک جگہ بیٹھ گئے۔ فوجی حضرات نے جہاں بیٹھے تھے انہیں کو جرم میں دھر لیا، لہذا کتوں وغیرہ سے جرم ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ عدالتیں اور پولیس انہیں تسلیم نہیں کرتے۔ اگر جرم ثابت نہ ہو تو ملزموں سے قسم لی جائے گی اگرچہ ان کی ثقافت مجروح ہی کیوں نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک شخص قتل ہوا، مقتول کے ورثانے یہود پر الزام لگایا کیونکہ ان کے علاقہ میں مقتول پایا گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”تم اس پر گواہ پیش کرو کہ واقعی انہوں نے قتل کیا ہے یا پھر یہودیوں میں سے پچاس آدمی قسم اٹھا کر اس الزام سے بری ہو جائیں گے۔“ انہوں نے کہا کہ یہود کی قسم کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقتول کی دیت پست المال سے ادا کر دی تاکہ مسلمان کا خون ضائع نہ ہو۔ [صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۲۶۰۲]



لیکن ملزمان کی بجائے دوسروں سے قسم لینا اس کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ دوسرے آدمی ان سے قسم لے کر ان کی طرف سے صفائی دے سکتے ہیں لیکن ان کی جگہ پر وہ قسم اٹھائیں اس کا ثبوت محل نظر ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 465